

50308 - عورت اگر چالیس یوم سے قبل پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور روزہ بھی رکھے گی

سوال

میری بیوی کے ہاں شعبان سے پندرہ یوم قبل ولادت ہوئی ہے ، تو کیا جیسے ہی خون بند ہو اس پر سب شرعی تکالیف جاری ہوں گی اور کیا اس کے لیے نماز ادا کرنا اور تلاوت قرآن وغیرہ کرنا جائز ہے ، یا جیسا کہ بعض کہتے ہیں اسے چالیس یوم انتظار کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ شامل ہیں کہ نفاس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں جب بھی عورت نفاس سے پاک ہوگی اس پر غسل کر کے نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا واجب ہے چاہے ولادت کے چالیس یوم سے قبل ہی خون بند ہو جائے -

اس لیے کہ شریعت میں اس کی کوئی تحدید نہیں کی گئی لہذا اس میں موجودگی کی طرف رجوع کیا جائے گا خون کی مدت کم بھی ہے اور زیادہ بھی پائی جاتی ہے -

المغنی ابن قدامہ (1 / 428) -

بلکہ بعض علماء کرام نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین اور اس کے بعد آنے والے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس یوم نماز ترک کرے گی ، لیکن اگر وہ اس سے قبل پاک ہو جائے تو اسے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی - اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (2 / 541) -

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا اگر عورت چالیس یوم سے قبل نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کے لیے نماز اور حج ادا کرنا اور روزے رکھنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جی ہاں اگر وہ چالیس یوم سے قبل پاک ہو جائے اور اس کا خون بند ہو جائے تو اس کے لیے نماز ادا کرنا اور روزے رکھنا اور حج و عمرہ کی ادائیگی اور خاوند کے لیے اس سے جماع کرنا جائز ہے ۔

اگر عورت بیس دن کے بعد پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی اور اسی طرح اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوگی ، اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسے مکروہ کہنا کراہت تنزیہ پر محمول ہے اور ان کا اجتہاد ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ۔

صحیح یہی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب چالیس یوم سے قبل ہی پاک ہو جائے تو اس کا طہر صحیح ہوگا اور اگر چالیس دن کے اندر ہی خون دوبارہ آنا شروع ہو جائے وہ نفاس کا خون ہی شمار ہوگا ، لیکن طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے اور ادا کردہ نمازیں اور حج و عمرہ صحیح ہوگا ، جب یہ سب کچھ طہر کی حالت میں ہو تو ان میں سے کچھ بھی نہیں لوٹایا جائے گا ۔ اھ ۔ مجموع الفتاویٰ لابن باز (15 / 195)

فتاویٰ اللجنة الدائمة میں ہے :

اگر عورت چالیس یوم سے قبل ہی نفاس سے پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزے رکھے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع بھی کر سکتا ہے ۔ اھ ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (5 / 458) ۔

لجنة دائمة سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کے ہاں رمضان سے سات دن قبل ولادت ہوئی اور اس نے پاک ہونے کے بعد روزے بھی رکھے تو کیا یہ صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگر معاملہ ایسے ہی ہو جیسا سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو اس عورت کے طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے صحیح ہیں اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی ۔ اھ ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 155) ۔

واللہ اعلم .